جمعرات ۴- اگست ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴
فون: ۱۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۲ | جمعرات - ۲۵ - صفر - ۱۴۱۵ھ ۴- ظہور ۱۳۷۳ ہش، ۴ اگست ۱۹۹۴ء

اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے

یاد رکھو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا ہے (-) اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے۔ گزشتہ زمانے کے بادشاہوں یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا' برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دنیا مداح ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں کے ۱۲۰ زبانیں بولنے والے

۴ لاکھ ۱۸ ہزار ۲۰۶ افراد کی عالمی بیعت

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے تیسرے روز دوسری عالمی بیعت کا ایمان افروز نظارہ

بیعت کنندگان کی تعداد سال گزشتہ سے دوگنا سے بڑھ گئی

لندن: ۳۱ جولائی۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز عالمی بیعت کے موقع پر دنیا بھر کے ۴ لاکھ ۱۸ ہزار ۲۰۶ افراد نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان افراد کا تعلق ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے ہے اور یہ لوگ بیعت کے وقت ۱۲۰ زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرا رہے تھے۔ اسلام آباد (ٹلفورڈ۔ برطانیہ) میں جہاں یہ عالمی بیعت ہو رہی تھی بیعت کے الفاظ ۶۰ زبانوں میں دوہرائے جا رہے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس موقع پر فرمایا کہ اس سال بیعت کرنے والوں کی تعداد سال گزشتہ کی نسبت دوگنا سے بھی بڑھ گئی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے تمام جماعتوں کو عموماً اپنا ٹارگٹ دگنا کرنے کی ہدایت کی تھی۔ بعض کو دوگنے سے بھی زیادہ کی ہدایت کی تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ پاکستان کے وقت کے مطابق شام ۵ بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق دن کے ایک بجے عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ کے پنڈال میں تشریف لائے۔ آپ کے سامنے دنیا کے پانچ براعظموں کی نمائندگی میں احباب تشریف فرما تھے۔ انہوں نے حضرت صاحب کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور دو ترچھی قطاروں میں بیٹھے ہوئے احباب نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ قائم کیا۔ ان سے پھر ہر شخص کے دوسرے سے رابطہ کیا۔

حضرت صاحب نے اس موقع پر مختصر سے خطاب میں فرمایا کہ ہندوستان کا ٹارگٹ گزشتہ سال ۲ ہزار تھا اس سال ان کا ٹارگٹ ۵ گنا کیا گیا تھا جو ۱۰ ہزار سے زائد بنتا تھا۔ ہندوستان کی جماعت نے اس پر احتجاج بھی کیا کہ جب دوسرے ممالک کا ٹارگٹ دگنا کیا گیا ہے تو ہمارا ٹارگٹ پانچ گنا کیوں رکھا گیا ہے۔ لیکن اللہ نے ان کو یہ توفیق دی کہ انہوں نے پانچ گنا سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ۱۴ ہزار بیعتیں کروانے کی توفیق حاصل کی۔ حضرت صاحب نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے احباب کا تعارف کروایا۔

حضرت صاحب کے داہنے طرف سب سے پہلے فلپائن کے ایک احمدی تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا فلپائن ایک جزیرہ ہے براعظم نہیں۔ لیکن ہم نے بحرالکاہل کے جزائر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک جنوبی بحرالکاہل اس کے نمائندہ انڈونیشیا کے امیر ہیں ایک شمالی بحرالکاہل اس کے نمائندہ فلپائن کے یہ احمدی دوست ہیں۔ ان کے ساتھ یورپ کی نمائندگی میں امیر صاحب جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر ہیں۔ ان کے ساتھ براعظم امریکہ کی نمائندگی میں کینیڈا کے امیر جماعت مکرم نسیم مہدی صاحب ان کے ساتھ افریقہ کی نمائندگی میں امیر صاحب سیرالیون مکرم خلیل احمد صاحب مبشر۔ ان کے ساتھ آسٹریلیا فجی وغیرہ ممالک (جنوبی بحرالکاہل) کی نمائندگی میں امیر صاحب انڈونیشیا اور آخر میں محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ایشیا کے دیگر علاقوں کے نمائندہ کے طور پر ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا بائیبل میں حضرت مسیح ناصری کا ایک کشف درج ہے۔ ان کے مرید روح القدس کی برکت سے مختلف زبانیں بولنے لگے۔ چونکہ اس واقعہ کی کوئی تاریخی سند موجود نہیں اس لئے یہ واقعہ دراصل آج جماعت احمدیہ پر پورا اترتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ اس واقعہ کو زندہ صورت میں پیش کر رہی ہے اور ہر سال پہلے سے بڑھ کر بڑی شان سے پیش کرتی جائے گی۔

اس کے بعد بیعت ہوئی۔ حضرت صاحب نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں دوہرائے اور مختلف زبانیں بولنے والوں نے اپنی اپنی زبان میں ان الفاظ کو دوہرایا۔ پنڈال میں موجود لوگ ۶۰ زبانوں میں یہ الفاظ دوہرا رہے تھے۔ آخر میں حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ پاکستان کے وقت کے مطابق پونے چھ بجے یہ مبارک تقریب اختتام کو پہنچی۔

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ رقم فرماتی ہیں۔

میری بھاوج ساجدہ حمید خان اہلیہ ڈاکٹر حمید احمد خان ہارٹلے پول برطانیہ میں علیل چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں سال اول کے لئے پری میڈیکل' پری انجینئرنگ اور آرٹس (صرف ریاضی' شماریات' اکنامکس گروپ میں) مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق داخلہ شروع ہے۔

۱۔ مطبوعہ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے صبح آٹھ بجے تا بارہ بجے دوپہر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۲۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخر تاریخ ۸ اگست ۱۹۹۴ء مقرر ہے۔

۳۔ انٹرویو مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۹۴ء کو صبح ساڑھے سات بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہونگے۔

۴۔ کامیاب امیدواروں کی لسٹ ۱۱ اگست ۱۹۹۴ء کو نوٹس بورڈ پر لگادی جائے گی۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ فیصل آباد بورڈ سے باقاعدہ منظور شدہ ہے۔ اور یہاں N.C.C. کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بجلی بند رہے گی

○ ربوہ کے محکمہ بجلی نے اعلان کیا ہے کہ ۴-۶ اور ۷ تاریخ کو صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک بجلی بند رہے گی۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۴۔ ظہور ۱۳۷۳ ہش ۔ ۴۔ اگست ۱۹۹۴ء

کون بڑا۔ کون چھوٹا؟

اگر یہی دنیا ہوتی اور اس کے بعد کچھ بھی نہ ہوتا تو ہمارے تصورات مختلف ہوتے ہم ہر بات کو اس نہج پر سوچتے کہ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اچھا ہے تو یہاں کے لئے ہے اور برا ہے تو یہاں کے لئے ہے۔ سزا ملنی ہے تو یہیں مل گئی اور جزا ملنی ہے تو وہ بھی یہیں مل گئی۔ اخلاق کی تعریف اور اس کا مفہوم بھی مختلف ہوتے۔ ہر وہ بات جو ہمارے مفاد میں ہے وہ درست ہے۔ اور اس کے کر گذرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کسی کو نقصان پہنچایا ہے تو جو اس نے کرنا ہے کرلے ہم نے تو جو کچھ کرنا تھا کر کے اپنا دل خوش کر لیا ہے' مادی چیزوں سے آگے ہماری نظر جا ہی نہ سکتی۔

لیکن جو لوگ اس دنیا کے بعد بھی ایک دنیا پر یقین رکھتے ہیں اور جو ہماری طرح یہ مانتے ہیں کہ اُس اگلی دنیا میں حقیقی جزا و سزا کا سلسلہ شروع ہو گا ان کے تصورات بالکل مختلف ہیں وہ مختلف عوامل کے نتائج کو صرف اور صرف اسی دنیا تک محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ جانتے ہیں۔ مانتے ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں کہ اگلی دنیا میں حساب دینا پڑے گا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا تو حساب یہاں بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان سے صرف چھوٹی چھوٹی باتیں تو سرزد نہیں ہوتیں۔ اور ہوتی بھی ہیں تو انہیں بار بار کرنے کی وجہ سے وہ انہی چھوٹی باتوں کو بڑی بنا دیتا ہے۔ ایسے لوگ جو دوسری دنیا کے وجود پر یقین رکھتے ہیں وہ ہر کام کرتے وقت یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس کا اثر کہاں تک جائے گا کہیں یہ بات اگلی دنیا میں بازپرس کا باعث تو نہیں بن جائے گی۔ کہیں اس بات کا کوئی ایسا نتیجہ تو نہیں نکلے گا جو اگلی دنیا میں رسوا بھی کرے اور سزا بھی دلوائے۔ اس بات کے پیش نظر ان کے نظریات اور ان کے تصوّرات دوسرے لوگوں۔ جو اگلی دنیا پر یقین نہیں رکھتے۔ سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

اس بات کو ساری زندگی پر حاوی کر کے ہم زندگی کے ہر فیصلہ کا زاویہ درست کر سکتے ہیں۔ ہم اچھی طرح سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم کیا ہیں۔ اور ہمیں اپنے متعلق کیا سوچنا اور سمجھنا چاہئے۔ جسے لوگ بڑا کہتے ہیں ہو سکتا ہے وہ فی الحقیقت بڑا نہ ہو۔ اور جسے ہم چھوٹا سمجھتے ہیں ہو سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بڑا ہو۔ بے شک اس دنیا میں چھوٹے بڑے کا ایک تصور رائج ہے اور اس کے بغیر نظام چلنا بھی مشکل ہے لیکن حقیقی طور پر کون بڑا ہے اور کون چھوٹا یہ خدا ہی کو معلوم ہے اور چونکہ ہمیں معلوم نہیں اس لئے ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم کبھی اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھیں یہی بات انکسار کی کلیدی بات ہے اور یہی خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

آیئے ہم اس بات کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں کہ کون بڑا ہے اور کون چھوٹا۔ اور ہم ایک دوسرے سے برابری بلکہ اپنی کمتری کے جذبات لے کر زندگی بسر کریں۔

چوری ڈاکہ قتل و غارت رشوت کا بازار
کیا کہئے ہر سمت شرافت ہے کتنی بیزار
بلّی کی گردن میں گھنٹی بندھ سکتی ہے لیکن
کس مائی کا لال کرے گا جان کا یہ بیوپار

ابوالاقبال

مری زباں قلم ہے، مرا قلم ہے زباں
مرے خیال کی وسعت، سفیرِ کون و مکاں

جو بات میں نے چھپائی وہ راز بن نہ سکی
جو بات ہونٹوں پہ آئی، رہی وہ سب سے نہاں

ہر ایک بات میں کرتے ہو تم مجھے خوشوقت
کوئی تو بات کرو جو ہو میرے دل پہ گراں

میں اپنے آپ کو خود آزما کے دیکھ سکوں
مرے قریب بچھا دو بساطِ سود و زیاں

جوان تھا تو جوانی کا تھا نہ کچھ احساس
بڑھی ہے عمر تو لگتا ہے اب ہُوا ہوں جواں

ہر ایک موج سے سینہ سپر گذرتا ہوں
مجھی سے حوصلہ لینے لگی ہے ریگِ رواں

میں اپنے آپ کو کب تک بچا کے رکھوں گا
ہے کب سے میرے تعاقب میں یہ زمیں یہ زماں

تم اپنے آپ کو کہتے ہو علم کا پیکر
مگر ہر ایک ہے شکوہ طرازِ طرزِ بیاں

جو جا کے تم سے ملے ہیں وہ خوش نصیب سہی
تصورات میں میں بھی ملا ہوں اے مری جاں

مرے امام کی ہر نظرِ التفات نسیمؔ
مرے بیان کو دیتی ہے لطفِ شرحِ بیاں

نسیم سیفی

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو (دین حق) نے سکھائی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ)

انقلاب حقیقی

حضرت امام جماعت الثانی اپنی تقریر انقلابِ حقیقی میں مزید فرماتے ہیں:-

اس کے بعد تیسرا دَور (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ گو نوح علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے زمانہ میں شرک ہو چکا تھا۔ اور اس نے شرک کو سختی سے روکا۔ لیکن در حقیقت وہ دَور صفاتِ الٰہیہ کے احساس کا ابتدائی دَور تھا۔ اور شرک بھی صرف بسیط شکل میں تھا۔ بعض لوگ بزرگوں کے مجسّمے پوجنے لگ گئے تھے۔ بعض اور نے کوئی اور سادہ قسم کا شرک اختیار کر لیا تھا۔ مگر ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں شرک ایک فلسفی مضمون بن گیا تھا۔ اور اب عقلوں پر فلسفہ کا غلبہ شروع ہو گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ توحید کی باریک راہیں نکل آئی تھیں۔ جن پر عمل کرنا صرف توحید کے موٹے مسائل پر عمل کرنے سے بہت مشکل تھا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے بت پرستی دنیا میں آج بھی موجود ہے۔ مگر آج جب بت پرستوں کو کہا جاتا ہے۔ کہ تم کیوں بت پرستی کرتے ہو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی بت پرستی نہیں کرتے۔ ہم تو صرف اپنی توجہ کے اجتماع کے لئے ایک بت سامنے رکھ لیتے ہیں۔ گویا شرک تو وہی ہے۔ جو پہلے تھا مگر اب شرک کو ایک نیا رنگ دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں شرک کو نیا رنگ دے دیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بار بار کہا گیا ہے کہ وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ اور نوح علیہ السلام کی نسبت یہ ایک دفعہ بھی نہیں آیا۔ کیونکہ زمانہ ء نوح علیہ السلام کامل شرک کا نہ تھا۔ صرف سطحی شرک تھا۔ جس میں لوگ مبتلا تھے جس سے بچنا زیادہ عقل نہیں چاہتا تھا۔ اور بتوں کے آگے جھکنے یا نہ جھکنے کے مسئلہ کو ہر شخص سمجھ سکتا تھا۔ لیکن ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں شرک ظاہری رسوم سے نکل کر باطنی رسوم کی حد تک پہنچ گیا تھا اور باوجود بتوں کے آگے نہ جھکنے کے بوجہ فلسفہ کی ترقی کے اور فکر کی بلندی کے ذہنی شرک کی ایک اور قسم پیدا ہو گئی تھی۔ جس کا قلع قمع حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔

پس ایسے زمانے میں جو موحد کامل ہو چونکہ وہی (وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا) کے خطاب کا مستحق ہو سکتا تھا اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے گئے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق استعمال نہ کئے گئے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ نوح علیہ السلام اعلیٰ موحّد نہ تھے۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پانچ دفعہ قرآن شریف میں ذکر ہے۔ اور پانچوں جگہ آپ کے متعلق (وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا) کے الفاظ آتے ہیں۔ لیکن نوح علیہ السلام کے متعلق یہ الفاظ نہیں آتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گو اپنے زمانہ میں حضرت نوح علیہ السلام نے شرک کا مقابلہ کیا۔ مگر چونکہ کامل شرک اس وقت رائج نہیں تھا۔ اس لئے (وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا) کے نام سے آپ کو پکارنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ بوجہ عبادت اوثان سے اجتناب کرنے کے ہر شخص جانتا تھا کہ آپ مشرک نہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے سُوئی سے ہر عورت کام کر سکتی ہے۔ مگر ہر عورت درزی نہیں کہلا سکتی کیونکہ درزی کے لئے اپنے فن میں ماہر ہونا ضروری ہے اس طرح نوح علیہ السلام کے متعلق گو ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے شرک کا مقابلہ کیا مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ شرک کا مقابلہ آپ کا پیشہ اور فن بن گیا تھا۔ اس لئے آپ کے متعلق کہا گیا کہ وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں علاوہ ظاہری شرک کے ایک اور شرک جو ذہنی اور فلسفی تھا پیدا ہو گیا تھا۔ اس وقت صرف یہی شرک نہ رہا تھا کہ بعض لوگ بتوں کے آگے سر جھکاتے تھے۔ بلکہ محبت اور بغض کی باریک راہوں پر غور کر کے انسانی احساسات بہت ترقی کر گئے تھے۔ اور اب بغیر ظاہری شرک کرنے کے بھی انسان ذہنی طور پر مشرک ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو یہ نہیں کہا کہ اسلم اور اس نے جواب میں کہا ہو اسلمت میں اپنے رب کے لئے فرمانبردار رہوا۔ بلکہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کہا اسلم۔ کہ میں تجھے صرف یہی نہیں کہتا کہ بت کو سجدہ نہ کرو بلکہ میں تجھے یہ بھی کہتا ہوں کہ تو اپنے دل کے خیالات بھی کلی طور پر میری اطاعت میں لگا دے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ اسلمت لرب العالمین کہ اے خدا میرے جسم کا ذرہ ذرہ تیرے آگے قربان ہے۔ میری عقل میرا علم ' میرا ذہن سب تیرے احکام کے تابع ہیں۔ اور میری ساری طاقتیں اور ساری قوتیں تیری راہ میں لگی ہوئی ہیں اسی لئے اس کی نسبت کہا گیا کہ وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ یہی وہ توحید ہے جسے توکّل والی توحید کہتے ہیں۔ اور در حقیقت توحید وہی ہوتی ہے۔ جو توکّل والی ہو۔ جب انسان یہ کہنے لگے کہ میرے کام سب ختم ہیں اب میرا کھانا پینا۔ میرا اٹھنا بیٹھنا میرا سونا میرا جاگنا میرا مرنا میرا جینا سب خدا کے لئے ہو گا۔ چنانچہ دیکھ لو اس کا فرق آگے کس طرح ظاہر ہوا۔ نوح علیہ السلام کو جب طوفان کے موقعہ پر بچنے کی ضرورت پیش آئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا کہ تو ایک کشتی بنا جس پر بیٹھ کر تو اور تیرے ساتھی طوفان سے محفوظ رہیں۔ اور خدا نے اسے کشتی بنا دی۔ لیکن جب ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے کہا کہ جا اور اپنے بچے اسماعیل کو وادی غیر ذی زرع میں پھینک آ تو اس نے اسے کوئی ایسی ہدایت نہیں دی کہ ان کے کھانے اور پینے کے لئے اسے کیا انتظام کرنا چاہئے اس نے اسے بس اتنا حکم دے دیا کہ جا اور اپنی بیوی اور اپنے بچہ کو فلاں وادی میں چھوڑ آ۔ چنانچہ وہ گیا اور ہاجرہ اور اسماعیل کو بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر چلا آیا۔ اور اس نے یقین کیا کہ جو خدا انہیں گھر پر رزق دیتا تھا۔ وہی انہیں اس جگہ بھی رزق بہم پہنچائے گا۔ غرض ابراہیم علیہ السلام نوح علیہ السلام کی نسبت توکّل کے زیادہ اعلیٰ مقام پر تھے۔ اور توکل کامل کا مقام ہی توحید کامل کا مقام ہوتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ظاہر ہوا۔

محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کیلئے

مبشر حسن گولڈ میڈل

صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری نے مورخہ ۱۰۔ جولائی ۱۹۹۴ء کو پاکستان انجنیئرنگ کانگرس کے ۶۵ ویں سالانہ اجلاس کی افتتاحی تقریب منعقدہ پرل کانٹی نینٹل لاہور میں محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کو (بعد از وفات) مبشر حسن گولڈ میڈل عطا فرمایا۔ یہ میڈل محترم ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادے مکرم میر حبیب احمد صاحب نے وصول کیا اس موقع پر محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کے بارے میں ذیل کا بیان Citation پڑھا گیا۔

ڈاکٹر مبشر حسن جو کہ ایک مشہور انجنیئر اور پاکستان انجنیئرنگ کانگرس کے سابق صدر تھے' انہوں نے ایک فنڈ قائم کیا تھا جس کا مقصد پاکستان انجنیئرنگ کانگرس کے مستقبل میں ہونے والے عام سالانہ سمپوزیم میں پیش کئے جانے والے بہترین ٹیکنیکل پیپر کے لئے میڈل دینا تھا۔

پاکستان انجنیئرنگ کانگرس کی ایگزیکٹو کونسل کی طرف سے مقالہ جات کی جانچ پڑتال کے لئے قائم شدہ سب کمیٹی نے فروری ۱۹۹۲ء میں ہونے والے ۶۴ ویں سیشن کے سمپوزیم کے لئے Operation and Maintenance of Completed Projects کے موضوع پر پیش کئے جانے والے مقالہ جات میں معروف سائنسدان ڈاکٹر مشتاق احمد کے پیش کردہ مقالے کو تمام ٹیکنیکل پیپرز میں سب سے بہترین قرار دیا۔ اس مقالے کا عنوان تھا۔

Historical review of development in design, operation and maintenance of barrages in relation to surface flow

ڈاکٹر مبشر میڈل اس مقالے کے خالق ڈاکٹر مشتاق احمد کو بعد وفات دیا جاتا ہے بدقسمتی سے وہ آج ہم میں موجود نہیں۔

مسٹر حبیب احمد ابن ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب سے درخواست ہے کہ وہ براہ کرم یہ میڈل ڈاکٹر مشتاق احمد کی طرف سے وصول کریں۔

محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس سے قبل ان کو پانچ گولڈ میڈل بہترین مقالہ جات لکھنے پر ملے تھے۔ ۱۹۹۰ء میں پاکستان اکیڈمی آف سائنس نے واٹر مینجمنٹ کے موضوع پر ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں گولڈ میڈل عطا کیا۔ اس سے پہلے ۱۹۶۵ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے آپ کو ستارۂ خدمت کا ایوارڈ دیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم میر مشتاق احمد صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو اور دیگر احمدیوں کو ان کے چھوڑے ہوئے روشن نشانوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اصل راہ اور گر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے ایک پنجابی فقرہ ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔

خدا جوئی میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہئے۔ جب طلب صادق ہو گی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف

ن- س

"النحل" امریکہ

امریکہ میں مجلس انصار اللہ کے صدر ڈاکٹر کریم اللہ زیروی ہیں۔ آپ نے انصار اللہ کی طرف سے شائع کئے جانے والے مجلہ النحل کے دو شمارے ہمیں بھجوائے ہیں۔ یہ شمارہ نمبر ۵ (سرما ۱۹۹۴ء) اور شمارہ نمبر ۶ (بہار ۱۹۹۴ء) ہیں۔ اس شمارے کے ایڈیٹر مجید۔ اے۔ میاں اور سید ساجد احمد ہیں۔ اور ایڈیٹوریل بورڈ میں جو انصار شامل ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

رشید ایس اعظم' آفتاب۔ اے بسل' انور ایم۔ خان' یوسف۔ اے۔ لطیف' خلیل محمود۔ شمارہ نمبر ۵ میں جو مضامین شائع کئے گئے ہیں وہ زیادہ تر تربیتی اور معلوماتی ہیں۔ مثلاً ایک مضمون نیکی اور بردباری کے متعلق ہے اور ایک مضمون کا موضوع ہے کہ دل کی سکینت دراصل خدا تعالیٰ کی یاد سے حاصل ہوتی ہے احمدیہ جماعت کے بعض عقائد کے متعلق بھی نوٹ شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ ایک شخص برادر محمد صادق نے اپنے احمدی ہونے کی کہانی بیان کی ہے۔ جسمانی صحت کے متعلق بھی ایک مضمون ہے جس میں جسمانی ورزش کا ذکر ہے۔ اور اسی طرح نیو یارک میں مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا ذکر ہے۔ اور یوسف لطیف صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ خط و کتابت کا پتہ درج ذیل ہے۔ النحل ۲۱۴۱ لیرائے پلیس این۔ ڈبلیو۔ واشنگٹن۔ ڈی۔ سی۔ ۲۰۰۰۸۔ یو۔ ایس۔ اے۔

شمارہ نمبر ۶ کے ٹائٹل پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصویر دی گئی ہے اور تصویر کے اوپر ٹائٹل کے ایک حصہ میں فلکی اجرام دکھائے گئے ہیں۔ اس پرچے میں النحل کا تعارف کروایا گیا ہے۔

مجید اے میاں بوسٹن کی ایک نظم شامل اشاعت ہے "کیا آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں دیکھتا ہوں۔" اس کے بعد ایک مضمون کسوف و خسوف پر ہے اور اس سے آگے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی موجودہ حالات جن کا تعلق احمدیت سے ہے کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔ یہ دراصل ۲۵ فروری ۱۹۹۴ء کے خطبہ کا خلاصہ ہے۔ آفتاب۔ اے۔ بسل۔ کے مضمون کا عنوان ہے اجرام فلکی کی...... امریکہ میں کسوف و خسوف کا تفصیلی ذکر ہے اور اس سلسلے میں متعدد حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ صالح۔ ایم۔ اللہ دین صاحب کا ایک مضمون ہے اور اسی طرح رشید ایس اعظم زعیم مجلس انصار اللہ نارتھ کیرولینا کا بھی ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ سوچ بچار کے سلسلے میں مجید اے۔ میاں۔ بوسٹن کی تحریر شامل اشاعت ہے۔ زاہد ایم۔ میاں بوسٹن نے تصاویر کے ساتھ سورج گرہن کی وضاحت کی ہے۔ خلیل محمود جنہوں نے ایک لمبا عرصہ نائیجیریا میں گزارا ہے۔ وہاں آپ یونیورسٹیوں کے لائبریرین تھے کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے جماعت میں کس طرح شمولیت اختیار کی۔ مکرم خلیل محمود صاحب اپنی بیوی بچوں کے ساتھ خاکسار کے نائیجیریا کے قیام کے دوران نائیجیریا تشریف لائے تھے۔ چنانچہ احمدیہ جماعت کے مقامی مرکز لیگوس سے تقریباً ۱۲۰۔ میل کے فاصلے پر اباڈان۔ یونیورسٹی میں اسسٹنٹ لائبریرین متعین ہوئے۔ بعد ازاں آپ زاریہ چلے گئے جہاں آپ لائبریرین تھے۔ اور آپ کو حضرت عثمان ڈان فوڈیو کے مسودات جمع کرنے کا موقع ملا۔ اور اسی طرح اس دوران آپ شام' لبنان' ایران' سعودی عرب' افغانستان اور پاکستان بھی گئے۔ جب آپ پاکستان تشریف لائے تو خاکسار ان دونوں ربوہ میں مقیم تھا۔ یہ ۷۲-۱۹۷۱ء کی بات ہے آپ اس وقت پہلے قادیان بھی جاچکے تھے لیکن ربوہ میں قیام کے دوران چونکہ پاکستان اور ہندوستان کی جنگ چھڑ گئی تھی اس لئے آپ کو فوری طور پر واپس نائیجیریا جانا پڑا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امریکہ کے سیاہ فام لیڈر جو پہلے میلکم ایکس کہلاتے تھے اور بعد میں ملک شہباز جب نائیجیریا آئے تو خاکسار نے اور مکرم خلیل محمود صاحب نے انہیں وہاں کے زعماء سے ملایا۔ میلکم ایکس احمدیہ مشن ہاؤس بھی تشریف لائے اور مشن کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہوں نے اس عظیم امریکہ لیڈر کے لئے کھانا تیار کیا۔ دراصل میلکم ایکس اور خلیل محمود امریکہ میں دوست تھے۔ اور جب میلکم ایکس نائیجیریا آئے تو سب سے پہلے انہوں نے خلیل محمود صاحب سے ملنے کی خواہش کی۔ بہرحال یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے لیکن کہنا یہ ہے کہ اس شمارے میں انہوں نے اپنی جماعت میں شمولیت کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ ہم دونوں نے کچھ عرصہ اکٹھا گزارا ہے اس لئے اب خلیل محمود صاحب کو موجودہ صورت میں دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ خلیل محمود صاحب کو اس لئے پہچاننے میں وقت لگا کہ اس وقت آپ کی داڑھی نہ ہونے کے برابر تھی اور اب خدا کے فضل سے خاصی بڑی داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ اور میری ہی طرح ان کی داڑھی بھی بالکل سفید ہے۔ شائد تھوڑی بہت ہم عمری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے مواقع عطا فرماتا رہے۔

WHO AM I?

Who am I
Low or high
Good or bad
Happy or sad
Who should say
I, or they?
They?
Who do not know
How feelings grow
And where they stand
On a stone or sand
The way the wind will blow
And they -
They who think
They are the only people
With a say
Who have the right
To be jolly and gay
The wind will blow
They have come and they will go
They will be deaf
And they will be dumb
And every part of their proud body
Will be utterly numb
I have the right
And right has the might
To say who am I
I do not
And I must not feel shy
For I know who am I
Please do not ring the bell
Please do not tell
That I am not what I am
For I am
What you say I am not
What a blot
On your thought.

میں کون ہوں

میں کون ہوں
نیچے درجے کا انسان یا اونچے درجے کا انسان
اچھا یا برا
خوش یا افسردہ
یہ باتیں کون بتائے
میں یا دوسرے لوگ
دوسرے لوگ؟ جنہیں یہ معلوم نہیں کہ
جذبات کس طرح ابھرتے ہیں
اور وہ کہاں جاکر ٹھہرتے ہیں
کسی پتھر پر یا ریت پر
جس طرح ہوا چلتی ہے اور وہ دوسرے لوگ
جو یہ سمجھتے ہیں کہ صرف وہی ایسے ہیں جن کی
بات کی پذیرائی ہونی چاہئے
جن کو یہ حق حاصل ہے
کہ خوش و خرم زندگی گذاریں
ہوا چلے گی
یہ لوگ آئے ہیں اور چلے جائیں گے
یہ بہرے ہو جائیں گے
اور یہ گونگے ہو جائیں گے
اور ان کا جسم
جس پر انہیں فخر ہے
بالکل بے حس ہو جائے گا
مجھے یہ حق حاصل ہے اور سچائی ہی بڑی طاقت ہے
کہ میں یہ کہوں کہ میں کون ہوں
میں اس بات کو کہنے سے ہچکچاتا نہیں
اور مجھے ہرگز ہچکچانا نہیں چاہئے
کیونکہ میں جانتا ہوں
کہ میں کون ہوں
مہربانی کیجئے اور گھنٹی نہ بجائیے
مہربانی کیجئے اور یہ نہ بتائیے
کہ میں وہ نہیں ہوں جو کہ میں ہوں
کیونکہ میں وہ کچھ ہوں
جو آپ کہتے ہیں کہ میں نہیں ہوں
ذرا سوچئے
کہ یہ آپ کی سوچ پر کیسا دھبہ ہے

تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کے نتیجہ میں اعمال قبول کئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (۔) جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا۔ (تو متقیوں کے لئے ہدایت ہے) میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھانے والے ہونگے جو اتقاء کی صفات میں استحکام اختیار کریں گے۔ جن کا تقویٰ مضبوط بنیادوں کے اوپر قائم ہوگا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانیت کا موجب بنتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے"۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

یادرفتگان .... چوہدری لئیق احمد ایم اے' ایل ایل بی' سڈنی آسٹریلیا

اسماعیلہ کے چند ابتدائی بزرگ احمدی

ہمارا گاؤں اسماعیلہ' تھانہ ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کھاریاں منڈی بہاؤ الدین روڈ پر کھاریاں سے ۱۵ کلومیٹر اور منڈی بہاؤ الدین سے ۳۰ کلومیٹر پر نہر اپر جہلم سے ایک کلومیٹر پر واقع ہے۔ ہمارے علاقے میں بھی سب سے پہلے احمدیت چک سکندر اور کھاریاں کے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی رفقاء کے ذریعہ اور رشتہ داری کی وجہ سے متعارف ہوئی جبکہ اس سے پہلے ہمارا گاؤں پورے علاقے بلکہ پورے ضلع میں جاہلانہ رسوم میں سب سے آگے تھا۔

ہمارے گاؤں میں چاروں طرف کونوں پر چار دربار ہیں جن میں بعض پر سال میں دو دفعہ اور بعض پر ایک دفعہ عرس یا میلہ لگتا ہے جس میں بہت دور سے لوگ شامل ہوتے تھے اور پورے علاقے میں ہمارے گاؤں اسماعیلہ کے ساتھ شریف کا لفظ بولا اور لکھا جاتا ہے یعنی "اسماعیلہ شریف" یعنی بزرگوں کی جائے رہائش

اس بستی میں سب سے پہلے احمدیت میں شامل ہونے والے یا شمع احمدیت روشن کرنے والے میرے والد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب تھے۔ ہمارے گاؤں کی ۹۹ فیصد آبادی ایک ہی قوم یعنی گجر (گوجر) پر مشتمل ہے ہمارے گاؤں کی آبادی قریباً ۶' ۵ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

ہمارے دادا جان جن کا نام میاں محمد صاحب تھا سنا تھا بہت علم و فضل والے تھے اور ان کا تعلق اہل حدیث فرقہ سے تھا اس زمانے میں انہوں نے کسی سے احمدیت کے متعلق سنا اور بڑے پریشان ہوئے اور آکر اپنے ایک بیٹے کو نصیحت شروع کردی کہ تم نے اس نئی بیماری یا نئے مذہب سے مکمل پرہیز کرنا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہوئی کہ حضرت والد صاحب اس علاقے میں اس بوٹے کو لگانے والے پہلے بابرکت وجود بن گئے۔

آپ احمدیت کے قبول کرنے سے پہلے بھی اپنی پوری گجر برادری میں اور پورے علاقے میں ایک بارعب اور بزرگ شخص کے طور پر جانے جاتے تھے جب آپ نے احمدیت قبول کی تو شروع شروع میں تو لوگوں نے کہا یہ اچھا بھلا نیک آدمی تھا اسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ اور کچھ عرصہ ساری برادری رشتہ دار دوست مخالف ہو گئے۔ مگر بہت جلد ہی آپ کے قریبی رشتہ دار اور دوست آپ کا نمونہ اور برتاؤ دیکھ کر احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

ان میں سب سے پہلے محترم سلطان احمد صاحب المعروف گجراتی تھے جو والد صاحب کے حقیقی دوست تھے وہ گاؤں میں ایک چھوٹی سی دوکان کرتے تھے سخت مخالف ہو گئے بلکہ کچھ عرصہ والد صاحب کے ساتھ تعلق بھی منقطع کر لیا اور ہمارے بعض رشتہ داروں کو سودا وغیرہ بھی دینا بند کر دیا مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت دیکھیں والد صاحب کی دعاؤں اور حقیقی الفت سے یہ آپ کا دلی دوست خود احمدیت قبول کرنے پر تیار ہو گیا بلکہ اپنے ساتھ چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد خان صاحب کو بھی یہ سعادت نصیب ہو گئی۔ کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو گئے۔

اس کے بعد مکرم محترم چوہدری سلطان احمد صاحب بزرگی اور تقویٰ کے اس معیار پر جا پہنچے کہ سب سے پہلے اپنے بیٹے محمد اکبر کو وقف کر دیا۔ مگر محمد اکبر صاحب قضاء الٰہی سے وفات پا گئے اس کے بعد آپ نے اپنے دوسرے بیٹے محمد اشرف ناصر صاحب کو وقف کر دیا جو بعد میں جامعہ احمدیہ پاس کر کے جماعت کے نامور علماء کی صف میں شامل رہے اور اپنی پوری زندگی بطور مربی گزاری آپ نے کراچی حیدر آباد' لاہور' راولپنڈی' میں بطور مربی خدمات انجام دیں اور دوران وقف جاپان میں حملہ دل کے باعث وفات پائی۔ آپ نے اپنا بیٹا جو کہ چوہدری سلطان احمد کا پوتا ہے عزیز انور طاہر وقف کیا اور عزیزم آج کل لاہور میں بطور مربی خدمات انجام دے رہا ہے آپ نے چند ماہ قبل وفات پائی ہے آپ بہت زیادہ عرصہ دارالرحمت ربوہ میں قیام پذیر رہے ہیں۔ بہت نیک بزرگ تھے اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ دے۔

محترم میاں غلام رسول صاحب کشمیری

محترم میاں غلام رسول صاحب اپنے خاندان کے وہ پہلے خوش نصیب ہیں جو شخص جماعت احمدیہ اسماعیلہ میں پہلی بیعت کر کے شامل ہوئے آپ کو بھی محترم والد صاحب کے ساتھ حد درجہ جذباتی لگاؤ تھا آپ والد صاحب کی وفات کے بعد جماعت کے صدر بنے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ چندے نمازوں اور تہجد میں ناغہ کرتے ہوں والد صاحب کے ساتھ اس حد تک الفت اور محبت تھی آپ کا نام جب بھی لیتے یا کسی سے سنتے تو بے اختیار ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

اور کبھی میں احمدیت کے شروع کے حالات اور والد صاحب کے ساتھ ابتدائی تعلق کی بات سننے کی درخواست کرتا تو آپ ہمیشہ رونا شروع کر دیتے۔ آپ غیر زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ کو احمدیت قبول کرنے پر حد درجہ تکالیف سے گزرنا پڑا۔ اور فاقوں کی صورت بھی دیکھنی پڑھی متعدد دفعہ سارے گاؤں نے مل کر آپ کا بائیکاٹ بھی کیا۔ مگر آپ کے قدم ذرہ بھر بھی نہ لڑکھے۔

احمدیت سے قبل آپ کے خاندان کا اور خاص طور پر آپ کے بڑے بھائی کا تعلق اچھی شہرت والے لوگوں میں نہ تھا اس لئے آپ بھی ان کے ساتھ قتل اور ڈاکے کے متعدد واقعات میں جیل کاٹ چکے تھے مگر جب احمدیت قبول کی تو پھر اس کا الٹ بھی اس طرح ہوئے کہ ایک وقت میں آپ کا صبح کا اعلان توحید سارے گاؤں کے لئے بطور محاورہ استعمال ہونا شروع ہو گیا اور آپ کی نیکی اور تقویٰ ایک مثال بن گیا۔ گاؤں میں لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس جمع کروا دیا کرتے تھے۔

آپ کا احمدیت سے پہلے بھی والد صاحب کے ساتھ عجیب تعلق تھا میاں غلام رسول صاحب ایک دفعہ بتانے لگے کہ تمہارے والد صاحب میاں محمد ابراہیم صاحب لوگوں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو کہنے لگے یہاں میاں غلام رسول صاحب برے ماحول کی وجہ سے برے کام کر رہا ہے مگر اس کا دل برا نہیں ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور راہ راست پر آ جائے گا۔ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ راست پر ان کی زندگی میں لا ڈالا' ان کی دعا سے۔

محترم میاں غلام رسول صاحب کا پھر عجیب رنگ ہوا کہ آپ کو دیکھ کر آپ کی ساری اولاد بمعہ داماد صاحبان بفضل خدا احمدیت میں شامل ہو گئے بلکہ بڑھ چڑھ کر احمدیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

محترم میاں صاحب ۱۹۸۴ء میں تمام دن کی نمازیں پڑھ کر بعد از نماز عشاء جو آپ نے بیت میں باجماعت ادا کی اس کے صرف ایک گھنٹہ بعد وفات پا گئے آپ وصیت یافتہ بزرگ تھے اس طرح آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کی چادر ڈالے۔ بہت ہی خوبیوں کے مالک انسان تھے۔

محترم چوہدری فیض احمد صاحب

آپ بھی ہمارے گاؤں کے اپنی برادری کے خاندان میں پہلے احمدی تھے آپ غالباً ۶' ۵ جماعت پڑھے ہوئے تھے والد صاحب کے ساتھ آپ کو بھی ایک خاص الفت و محبت تھی والد صاحب کے پاس بیٹھ کر شروع شروع میں الفضل پڑھنا شروع کیا۔ پھر مسئلہ مسائل پوچھتے پوچھتے خود بہت بڑے مناظر بن گئے۔

آپ کی احمدیت سے محبت اور لگاؤ اس حد تک تھا کہ آپ نے جوانی کے بعد معلم کلاس میں داخلہ لیا اور پھر کچھ عرصہ وقف کر کے بطور معلم خدمات بھی انجام دیں بڑے حاضر جواب اور بہادر انسان تھے آخری سانس تک دعوت الی اللہ کو ہی مقصد بنائے رکھا۔

ہمارے گاؤں کے عام مولویانہ ذہن کے لوگوں کے لئے ایسے ایسے دیسی حوالے اور محاورے اور لطیفے استعمال کرتے کہ بعض اوقات پڑھے لکھے لوگ حیران پریشان ہو جاتے مجھے یاد ہے ایک دفعہ محترم برادرم مولانا محمد اشرف ناصر کراچی صدر میں مربی کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے کسی کے ہاتھ پیغام بھجوایا مولوی فیض احمد صاحب اسماعیلہ سے کہنا کہ وہ فلاں شخص کو دعوت الی اللہ کا واقعہ مجھے لکھیں وہ اس حد تک لطف اندوز ہوتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا آپ کو ایک جنون بلکہ نشہ سا تھا گاؤں میں اگر کوئی فوتگی یا شادی ہوتی تو کہتے کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ کافی لوگ اکٹھے مل جائیں گے۔ بڑے سے بڑے مجمع سے نہ گھبراتے اور دعوت الی اللہ شروع کر دیتے خاص طور پر جب کوئی فوتگی ہوئی ہوتی جس میں قریب و جوار کے بھی بے شمار لوگ ہوتے جا پہنچتے اور بات شروع کر دیتے ایک دفعہ کا ذکر ہے کھاریاں سول جج کی عدالت میں ایک مقدمہ میں ایک فریق کی طرف سے یہ بطور شہادتی پیش ہوئے اور دوسرے فریق کی طرف سے ہمارے گاؤں کے ایک اور صاحب جو ہمارے گاؤں کے ایک دربار پر ایک بہت بڑا عرس لگواتے تھے آپ نے بات شروع کی میں تو ایک ان پڑھ اور ایک عام مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والا ہوں اور دوسری طرف ایک بڑے صاحب عالی جاہ حضرت شیخ پیر دستگیر وغیرہ وغیرہ کے متولی ہیں دیکھنا یہ ہے اس بھری عدالت میں آج سچ کون بولتا ہے اور جھوٹا کون کیونکہ اصل حقائق کا سارے گاؤں کو علم تھا۔

خدا کی قدرت دیکھیں آپ کی ان باتوں سے ہی مخالف شہادتی نے شہادت اپنے مدعی کے حق میں دینے کی بجائے آپ کی تائید میں بات کی اور کہا کہ مولوی فیض صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں شہادت سے دستبردار ہوتا ہوں۔ آپ کے ان چند حاضر جوابی کے کلمات سے فیصلہ ہو گیا۔ ورنہ وہ شخص گھر سے شہادت دینے آیا تھا اور کافی دیر سے وہ شہادت کے لئے تیار تھا۔

آپ کو آخری وقت دمہ کی بیماری تھی جو کبھی شدت اختیار کر لیتی اور کبھی کمی محسوس ہوتی۔ مولوی صاحب کہتے جب بھی میں دعوت الی اللہ شروع کرتا ہوں میرا سانس ٹھیک ہو جاتا ہے ذرہ بھر بھی نہیں اکھڑتا۔

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۵

آپ بھی بڑے پکے عبادت گزار تھے۔ بیماری کے باعث آپ سے چلا نہیں جاتا تھا۔ اور نہ بڑی سواری پر چڑھا جاتا تھا آپ نے ایک چھوٹے قد کی گدھی خریدی جس پر سوار ہو کر نماز کے لئے تشریف لاتے اور دعوت الی اللہ کے لئے گاؤں میں یا دیگر قریب قریب گاؤں تک ضرور چلے جاتے۔

اکثر کہتے کہ شادی وغیرہ میں شرکت کرتے ہوئے میں جھجکتا ہوں مگر فوتگی پر جانے سے تو مجھے کوئی جھجک نہیں ہوتی۔

ایک دلچسپ واقعہ آپ کو بتاتا ہوں ایک دن آپ ایک شام اپنے گاؤں کے ایک کونے میں زمین پر بیٹھے تھے ہاتھ سر پر رکھے دمہ کی وجہ سے بھاری بھاری سانسیں لے رہے تھے تو اچانک میرا گزر ہوا تو میں نے پوچھا مولوی صاحب اس وقت آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں گھر چھوڑ آؤں تو کہنے لگے ایک آدمی کا انتظار کر رہا ہوں اتنے میں ایک صاحب جو کسی دینی جماعت کے تھے اور قریبی گاؤں میں رہتے تھے مگر ہمارے گاؤں میں بطور ٹھیکیدار تعمیراتی کام کراتے تھے ان کے ساتھ کافی دنوں سے دعوت الی اللہ جاری تھی ان کے کئی اعتراض کے خلاف حوالہ جات ڈھونڈ کر جیب میں ڈال رکھے تاکہ جب وہ کام ختم کر کے واپس اس راستہ سے گزرے تو اسے روک کر اس کے ساتھ بات چیت ہو سکے۔

میں نے کہا ان صاحب کو گھر بلا لیتے ہیں آپ کیوں یہاں گلی کے کونے میں اس طرح بیٹھے ہیں کہنے لگے نہیں یہاں اور لوگ بھی سنیں گے۔ ہو سکتا ہے اور کسی کا بھلا ہو جائے۔ واہ کیا جذبہ تھا آپ میں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے۔

محترم چوہدری محمد خان صاحب

آپ محترم بزرگوار چوہدری سلطان احمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے آپ نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ ہی غالباً احمدیت قبول کر لی تھی آپ بہت نیک عبادت گزار سادہ انسان تھے آپ بہت اچھے اور محنتی زمیندار تھے۔ آپ کی فصل عام زمینداروں سے ایک الگ پہچان رکھتی تھی۔ آپ نے بھی تعمیر بیت الذکر اسماعیلہ شریف میں بہت حصہ ڈالا۔ اور کافی محنت کی۔ مگر آپ جلدی بعد از تعمیر بیت الذکر وفات پا گئے۔

محترم منشی محمد دین صاحب

محترم منشی محمد دین صاحب اپنے علاقے کے مختلف سکولوں میں بطور مدرس خدمات انجام دے چکے تھے پورے علاقے میں آپ کی ایمانداری نیکی کا بہت بڑا چرچا تھا' آپ انتہائی نیک صالح انسان تھے۔ آپ کی ایمانداری کی عام لوگ یہ مثال دیتے ہیں کہ آپ اسماعیلہ سے دور دراز علاقوں میں جب اپنی سکول کی ڈیوٹی کے لئے جاتے تو اپنی گھوڑی کو راستے میں کسی کی فصل میں منہ نہ مارنے دیتے کہ یہ بددیانتی میں شمار ہوتی ہے۔

آپ میرے والد صاحب کے قریبی رشتہ دار تھے ان کے ساتھ ایک خاص محبت تھی انہی کے تعلق اور محبت سے ابتدائی عمر میں احمدیت قبول کر لی۔ اور پھر ساری زندگی ایک مثالی تقویٰ اختیار کئے رکھا۔ جس جگہ بھی آپ نے بطور مدرس خدمات انجام دیں ہیں لوگ آپ کی نیکی اور بزرگی کے ابھی تک ۵۰/۶۰ سال کے بعد بھی واقعات بیان کرتے ہیں۔ پورے علاقے میں بے شمار آپ کے طالب علم موجود ہیں۔ جو آپ کا نام بڑے احترام سے محبت سے لیتے ہیں۔

آپ کے متعلق یہ بات مشہور ہے آپ جس جگہ بھی تعینات ہوئے نماز جمعہ ہر حالت میں اپنی قریبی جماعت احمدیہ میں آ کر ضرور ادا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں جگہ عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سارے احباب کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لگائے ہوئے پودوں کو اسماعیلہ میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ ان کی دعاؤں کے طفیل آنے والی نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چل کر احمدیت کا نام روشن کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

محمودہ سیفی۔ لاہور

ناقص نظام (تعلیم)

ہمارے ملک کے تعلیمی نظام کے بارے میں بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کی جانے والی اکثر تنقید بالکل درست ہوتی ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے معصوم بچے دس سال سے زیادہ کا عرصہ ہمارے تعلیمی اداروں میں صرف کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود معیاری تعلیم حاصل نہیں کر پاتے۔ ایک عام طالب علم مختلف مضامین کے بارے پورا علم نہیں رکھتا۔ اور اسے وہ مہارت حاصل نہیں ہوتی جو اسے حاصل ہونی چاہئے۔ زیادہ وقت رٹا لگانے میں ضائع کیا جاتا ہے بجائے اس کے کہ نصاب کو صحیح طور پر سمجھا جائے۔ حتیٰ کہ انگریزی زبان جیسے مضمون میں طلباء مضامین اور خلاصوں کو رٹ رہے ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ان کو گائیڈز اور ٹیسٹ پیپرز آسانی سے دستیاب ہو جاتے ہیں۔ ہمارے اکثر گریجویٹ انگریزی کا ایک صحیح جملہ لکھنے کی استعداد بھی نہیں رکھتے۔ حالانکہ ان کے پاس گریجویشن کی ڈگری ہوتی ہے۔ اس افسوسناک صورت حال کا ذمہ دار کس کو قرار دیا جائے۔

اس مسئلے کی جڑ سکول کی سطح پر ہے۔ بچے وہی حاصل کرنے پر مجبور ہیں جو طریق تعلیم ان کو سکھایا جاتا ہے۔ اکثر سکولوں میں' اساتذہ ان سوالات کے جوابات املاء کراتے ہیں جو ہر باب کے آخر میں دیئے گئے ہوتے ہیں اور طلباء ان کو اپنی کاپیوں میں لکھ لیتے ہیں۔ امتحان میں آنے والے سوالات انہی نوٹس پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور ان کو اس بات کے نمبر دیئے جاتے ہیں کہ طالب علم نے کس حد تک ان جوابات کو درست طور پر تحریر کر دیا ہے۔

اس طریق سے حقیقی سوچ کا دروازہ کھولنے پر کوئی زور نہیں دیا جاتا۔ اس نظام کے تحت بچے سوچنے اور تجزیہ کرنے اور اپنے ذہن کو استعمال کرنے کی طاقت سے محروم رہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں طلباء کی ذہانت کا معیار بلند کرنے کی بجائے ہمارا یہ نظام طالب علم کی اس ذہانت کو بھی ختم کر دیتا ہے کہ وہ اپنے مشاہدہ کے ذریعے کچھ حاصل کر سکے۔ ایسے نظام میں تعلیم حاصل کرنے اور نشوونما پانے والے طلباء اعلیٰ سطحوں پر بھی' گائیڈوں اور اس قسم کے دوسرے امدادی ذرائع پر بھروسہ کر کے امتحان پاس کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آخر کار جو ہمیں حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری مل جاتی ہے لیکن مطلوبہ علم حاصل نہیں ہو پاتا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ قصوروار نظام ہے۔ میں تجویز کرتی ہوں کہ پرائمری کی سطح سے طالب علم پر بھرپور توجہ دی جائے۔ کیونکہ یہ وہ وقت ہے کہ طالب علم اپنی عادات کو ترقی دے سکتا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے کہ وہ حقائق کو سمجھیں اور رٹا بازی کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔ ہماری نصابی کتب

باقی کالم ۴ پر

بقیہ کالم ۴

پر نظر ثانی کر کے ان کو زیادہ دلچسپ بنایا جائے۔ طالب علموں کو گائیڈوں کے استعمال کی اجازت نہ دی جائے۔ ہمارے امتحانی سوالات میں طالب علم کے علم اور معلومات کو جانچا جائے۔ اور حافظے کا امتحان نہ لیا جائے۔ میں امید کرتی ہوں کہ متعلقہ اتھارٹیز ان تجاویز پر توجہ دیں گی اور نظام تعلیم کو از سر نو استوار کریں گی۔

(دی نیوز انٹرنیشنل ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۴ء)

Faulty system

From Mahmooda Saifi

A lot is being said about the education system of our country. Most of the criticism is well directed. It is indeed pathetic to see innocent children spending more than a decade in our educational institutions and not acquiring what is called quality education. An average student lacks the knowledge of different subjects, and is not well rounded, which he ought to be. More time is spent on memorizing and learning by rote rather than in making efforts to understand the text. Even in subjects like English language, students memorise essays, summaries, etc. from the easily available guides and test papers. Many of our graduates can't even construct a single correct sentence in English, though have bachelor's degrees. Who shares the blame for this sad situation?

The root of the problem lies at the school level. Children adapt to whatever method of study they are taught. In most schools, teachers dictate answers to the exercises at the end of each chapter and these notes are written down by the students in their copies. In the examination, questions are asked only from these notes and marks are given according to the extent to which a student has reproduced these answers accurately.

As such, no premium is put on original thinking. In such a system children cannot learn how to think and analyze and to use their brains. In other words, instead of boosting the intellect of students, our system destroys even the innate capabilities of a child to learn through observation. Having groomed in such a system, the students, even at higher levels, have to depend on guides and other such aids for passing the examinations. In the end, what we get are graduates and post-graduates who have degrees but not the required knowledge.

So the blame lies with the system. I suggest that more attention be given to students at the primary level for it is here that they develop their study habits. They should be encouraged to understand facts and discouraged from memorising them. Our textbooks should be revised and made more interesting. Students should not be allowed to use guides. Our examination questions should test the knowledge of the student and not the retentiveness of his memory. I hope the concerned authorities would pay heed to these suggestions and overhaul the education system.

Lahore

The News International, Wednesday, July 20, 1994

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے' اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا' بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرات نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۰۲ میں نسیم اختر زوجہ محمد لئیق صاحب قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱) زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۴۰ ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم اختر ۱۵ منظور پارک نیو شالیمار ٹاؤن ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۶۰۴ گواہ شد نمبر ۲ اسفندیار منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۷۸۸۲۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۳ میں بشریٰ بیگم زوجہ عبدالرشید صاحب شاکر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہرگ ضلع سبی صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی پندرہ ہزار روپے اور حق مہر بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بیگم رشید میڈیکل سٹور بمقام P.O شاہرگ ضلع سبی گواہ شد نمبر ۱ عبدالرشید شاکر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ نصیر احمد فاروقی وصیت نمبر ۲۲۶۸۱۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۴ میں راشد نواز ولد چوہدری تجمل حسین قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راشد نواز ۵/C۳۳ آئی اینڈ ٹی کالونی G۸/۴ اسلام آباد گواہ شد نمبر ۱ فضل احمد وصیت نمبر ۲۸۰۶۲ گواہ شد نمبر ۲ محمد عبدالرؤف ریحان وصیت نمبر ۲۸۰۶۳۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۵ میں جنت بی بی بیوہ میاں محمد عبداللہ قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر نمبر ۳۰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین غیر مزروعہ ساڑھے سات کنال از ترکہ خاوند مالیتی ۷۵۰۰۰ روپے (۲) مکان نیم پختہ برقبہ ۵ مرلہ کا ۱/۸ حصہ مالیتی ۶۲۵۰ روپے (۳) حق مہر وصول شدہ ساڑھے بتیس سو روپے کل جائیداد ۵۰-۸۱۲۸۲ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جنت بی بی چک سکندر نمبر ۳۰ ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۱ حاجی ولایت خان وصیت نمبر ۲۵۰۹۵ گواہ شد نمبر ۲ محمد شفیع وصیت ۲۵۶۸۲۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۶ میں نسیم بیگم صاحبہ زوجہ جاوید اقبال قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بصورت زیورات وصول شدہ کل زیور طلائی ۳۔ تولہ مالیتی ۱۴۱۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم بیگم ساکن بیداد پور ورکاں P.O خاص ضلع شیخوپورہ براستہ مریدکے گواہ شد نمبر ۱ جاوید اقبال خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۷ میں فضل احمد صاحب ناز ولد سردار خان قوم جوئیہ پیشہ معلم عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ P.O کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۷ روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل احمد ناز مدرسہ چٹھہ P.O کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ احمد الدین خسر موصی گواہ شد نمبر ۲ فیاض احمد برادر نسبتی موصی

مسل نمبر ۲۹۶۰۸ میں شگفتہ صفدر بنت چوہدری غلام صفدر صاحب قوم جٹ رائے پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑی شاہ رحمان P.O خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۱۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں اور کوکا مالیتی ۹۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ (یک صد پچاس روپے) ۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شگفتہ صفدر بنت چوہدری غلام صفدر بھڑی شاہ رحمان P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ سلطان احمد وصیت نمبر ۲۲۲۸۹ گواہ شد نمبر ۲ ناصر احمد محمود وصیت ۲۵۶۷۶۔

مسل نمبر ۲۹۶۰۹ میں نذیراں بیگم زوجہ رشید احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ۴۸ گرام مالیتی ۰۰-۱۸۸۹۵ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیراں بیگم احمدیہ بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲ رشید احمد بھٹی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۶۱۰ میں فریدہ ظفر زوجہ محمد ظفر اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۹ تولہ مالیتی۔ ۳۶۰۰۰ روپے (۲) حق مہر وصول شدہ۔ ۱۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فریدہ ظفر A-۷-۲/۹ ڈرگ کالونی کراچی گواہ شد نمبر ۱ ملک محمد شفیق ولد محمد رفیق ملیرہالٹ کراچی گواہ شد نمبر ۲ محمد ظفر اللہ مسل نمبر ۲۹۶۱۱ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۶۱۱ میں محمد ظفر اللہ صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ظفر اللہ A-۷-۲/۹ ڈرگ کالونی کراچی گواہ شد نمبر ۱ محمد شفیق ملیرہالٹ کراچی گواہ شد نمبر ۲ عمران اطہر گرین ٹاؤن کراچی۔

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس

زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے

قیمت -/40 روپے

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر لجبہ ہومیوپیتھک کمپنی) گول بازار ربوہ

فون: 04524-211283 - 04524-771

فیکس: 04524-212299

خبریں

ربوہ : 3- اگست-1994ء
گرمی کی شدت جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ سینٹ میں عرب باشندوں کو ملک سے نکالنے کے مسئلہ پر سخت ہنگامہ ہو گیا۔ ایک مرحلہ پر جب نواز حکومت کو حکومت کی طرف سے چور ڈاکو کہا گیا تو ہنگامہ بڑھ گیا۔ ایک مرحلے پر یوں محسوس ہوتا تھا کہ قاضی حسین احمد اور سینیٹر مندوخیل کے درمیان ہاتھاپائی ہو جائے گی۔ دونوں ایک دوسرے کو امریکی اور روسی ایجنٹ کہتے رہے۔ حکومت کی طرف سے عرب باشندوں کی عورتوں کے ساتھ قابل اعتراض تصاویر دکھائی گئیں تو فاٹا کے سینیٹر واک آؤٹ کر گئے۔ سینیٹر طارق چوہدری نے کہا کہ بعض لوگوں کے لئے جہاد افغانستان کا دکھ نیا نہیں یہ ۵۵ سال پرانا ہے جب تحریک پاکستان چل رہی تھی۔ ان ریمارکس پر اے این پی اور پختون خواہ کے سینیٹرز کھڑے ہو گئے۔ مسٹر اجمل خٹک نے کہا کہ قاضی حسین احمد جہاد افغانستان کے نام پر امریکہ سے پیسے کھاتے رہے ہیں آج اسلام کے ٹھیکے دار بنے ہوئے ہیں۔ ڈپٹی چیئرمین سینٹ نے کہا کہ اگر دنگل لڑنا ہے تو باہر چلے جائیں انہوں نے وزیر قانون کو بھی ہدایت کی کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں۔ شدید ہنگامہ میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ تنگ آکر چیئرمین نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

○ وزیر اعظم نے آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ اسمبلی سے خطاب کیا۔ پولیس کے دستوں سے سلامی لی اور گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے آزاد کشمیر کے دورے کے دوران کہا کہ سردار قیوم کی حکومت غیر مستحکم نہیں کی جائے گی۔ سردار قیوم نے کہا کہ آپ کشمیر کی بھی وزیر اعظم ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل رائے شماری ہے اس پر کوئی آپشن نہیں۔ اقوام متحدہ کو کشمیریوں کے حق خود ارادیت دینے کے وعدے سے بھاگنے نہیں دیں گے وہ ہمیں بتائیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا۔ بڑے بڑے ملک جو انسانی حقوق کے دعویدار بنتے ہیں انہیں کشمیر میں کچھ نظر نہیں آتا یہ منافقت ہے۔ نرسیمارآؤ امریکہ کے پاؤں پڑ گئے کہ پاکستان کو کشمیریوں کی مدد سے روکو لیکن شہداء کی قبروں سے بھی آزادی کی آوازیں آرہی ہیں۔ ہم روکھی سوکھی کھا کر بھی کشمیریوں کا ساتھ دیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں دنیا کا ضمیر جگانے آزاد کشمیر آئی ہوں۔

○ بلوچستان کے ایک صوبائی وزیر مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل مسٹر احمد سعید ہاشمی نے کہا ہے کہ اگر مرکزی حکومت نے ہمیں غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی تو وہ خود بھی نہ بچ سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو خیال رکھنا چاہئے کہ چاروں صوبوں میں ان کے خلاف لاوا پک رہا ہے۔ غلط پالیسی سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ بریگیڈئر امتیاز کے خلاف کیس میں جنرل اسلم بیگ کو بھی شامل تفتیش کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافی اپنے آپ کو مقدس گائے نہ سمجھیں اگر ان کے نام پریس میں آ گئے ہیں تو اسے مسئلہ نہ بنائیں۔

○ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر صابر شاہ نے کہا ہے کہ شیرپاؤ حکومت ہچکولوں پر ہے اسے کوئی سہارا نہیں مل رہا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جو صورت حال ہے اس کی موجودگی میں حکومت کے خلاف مارچ کرنے اور تحریک چلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

○ وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین ملک محمد قاسم نے کہا ہے ہم کسی بدعنوان کو نہیں چھوڑیں گے۔ نج کاری کمیشن کے سابق سربراہ جنرل سعید قادر نے کہا کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ میرے خلاف بدعنوانی ثابت نہ کرنے پر ملک قاسم مستعفی ہو جائیں۔

○ چکوٹھی سیکٹر میں پاکستان اور بھارت کی فوجوں میں جھڑپ ہو گئی۔ لیپا سیکٹر میں ایک فوجی شہید اور دو زخمی ہو گئے۔ آزاد کشمیر کے کئی اور علاقوں میں بھارتی فوج کی نہتے دیہاتیوں پر فائرنگ جاری ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے محکمہ پولیس میں بڑے پیمانے پر سکریننگ کا اعلان کر دیا۔ سیاسی مقاصد کے لئے ماضی میں غنڈوں اور جرائم کے اڈے چلانے والوں کو پولیس میں بھرتی کیا گیا مگر اب ان کالی بھیڑوں کے لئے محکمہ میں کوئی جگہ نہیں۔

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیوپیتھک دوا
ڈائی جیسٹین DIGESTINE
قیمت 15/- روپے
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر رحمہ ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771, 04524-211283
فیکس 04524-212299